لَہُو

رزاق افسر

یہ ہوا لہو وہ فضا لہو، ہے زمین کرب و بلا لہو
ہے لہو لہو یہ فرات سب، وہ خلا سے آگے گیا لہو

ہے نفس نفس میں لہو کی بو، تو نظر نظر کا متن لہو
یہ کہاں سے دشت بلائیں یوں، ہے اُبل پڑا اے خدا لہو

یہ ڈگر لہو کی عجب ڈگر، یہ سفر لہو کا عجب سفر
جو سحر لہو میں ہے تربتر تو چراغ شب کی ضیا لہو

وہ جواں امید پدر گئی۔ کسی ماں کی گود اجڑ گئی
مگر حق کی رہ سے نہ ٹل سکا، یہ نبیؐ کے گھر سے بندھا لہو

کوئی پیاس ایسی نہیں نہیں، کوئی جبر ایسا نہیں نہیں
یہ عجیب تشنہ لبی جسے، جو دیا تو سب نے دیا لہو

وہ شہید ارض فرات کی، مجھے یاد آئی جو تشنگی
مرا حرف حرف تڑپ اٹھا، تو ورق ورق ہے بنا لہو

رزاق افسر

زندگی سے شناسائی چاہو اگر ، کربلا کے شہیدوں کی جانب چلو
جبر باطل سے چاہو رہائی اگر، نینوا کے اسیروں کی جاب چلو

گر حرارت ہو مطلوب ایمان کی، گر ہو خواہش تمھیں حق کے عرفان کی
جن میں آل نبی کا ہے سب کچھ لٹا،، بس انہیں جلتے خیموں کی جانب چلو

لاالہ کا سفر سیکھنے کے لیے ، رہبری کا ہنر سیکھنے کے لیے
سر اٹھائے ہوئے سر سے باندھے کفن ۔ شہر شہدا کے رستوں کی جانب چلو

سخت نرغے میں باطل کی یلغار کے، سخت یورش میں تیروں کی بوچھار کے
ابن حیدر نے حق کا جو خطبہ دیا، اس کے پاکیزہ لفظوں کی جانب چلو

حق کی خاطر وہ اکبر سا بانکا جواں، حق کی خاطر وہ اصغر کی ننھی سی جاں
کر کے قربان جو مسکراتے رہے، ان کے شاداب چہروں کی جانب چلو

مرحلہ عشق صادق کا آساں نہیں، سب کے حصے میں آئے یہ ممکن نہیں
آرزو اس کی افسر اگر ہے تمھیں، بس نبیؐ کے نواسوں کی جانب چلو